© rasailojaraid.com

ضبط و ترتیب : شفیق فاروقی

تاریخ :- ۵ رمئی ، جمعہ ، بعد از عصر

یادش

دار العلوم دیوبند کی اور اکابر کی مجلس میں !

حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم دیوبند کی پاکستان آمد اور مختصر قیام کی اطلاع ملک بھر کے ابنائے دار العلوم دیوبند کے شوقِ ملاقات و زیارت میں اضافہ ملاقات نہ کر سکنے کی افسوس کا موجب بنی ہوگی۔ آیئے ہم آپ کو ان کی ایک مجلس میں لئے چلتے ہیں اور مجلس بھی حکیم الاسلام مدظلہ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی جس میں زیادہ تر اور علمی دار العلوم دیوبند کے تازہ حالات پر گفتگو ہوئی اسے ہم ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے من وعن پیش کرتے ہیں۔ " ادارہ "

حکیم الاسلام : ویسے تو خوشی کی انتہا ہوگئی مگر تکلیف بھی ہوئی آپکی تکلیف فرمانے سے حضرت کی شفقت اور محبت کی بات ہے۔ شیخ الحدیث : آپ کی صحت کیسی ہے۔؟ حکیم الاسلام : ضعف کافی بڑھ گیا ہے۔ کچھ عمر کا ضعف ہے، کچھ عوارض بھی بڑھ گئے مگر یہ غنیمت ہے کہ کام ابھی تک رکا نہیں —— شیخ الحدیث : صاحبزادگان ٹھیک ہیں ساتھ تشریف نہیں لائے۔ حکیم الاسلام : اسلم کو لانے کا ارادہ تھا ان کے بچے بھی تیار تھے، مگر اس بار دو چار دن قیام تھا۔ افریقہ کا سفر بھی درپیش تھا کہ ہمارے مولانا عبیداللہ (جامعہ اشرفیہ) پہنچ گئے، ویزا لائے کہ دس بارہ دن سہی۔ شیخ الحدیث : یہ حضرت مفتی صاحبؒ (مفتی محمد حسنؒ) کی کرامت ہے کہ آپ تشریف لے آئے ہیں —— افریقہ جانے کا ارادہ ہے۔؟ حکیم الاسلام : وہ بیچ میں پاسپورٹ ویزا وغیرہ کی وجہ سے اٹک گیا ہے، اب بیچ میں سفر آگیا ہے امریکہ کا جہاں کی مسلم سوسائٹیوں نے دعوت دی، اب تو افریقہ جانا سفر امریکہ کے بعد ممکن ہوگا۔ شیخ الحدیث : امریکہ میں مسلمان تو بہت زیادہ ہیں۔ حکیم الاسلام : جی ہاں میرے کئی عزیز دو نواسے ان کے بیوی بچے وغیرہ بھی وہاں ہیں۔ شیخ الحدیث : دار العلوم (دیوبند) کی حالت تو بہتر ہے۔؟ حکیم الاسلام : جی ہاں ! الحمدللہ تعمیرات بھی جاری ہیں۔ شیخ الحدیث : طلبہ کی تعداد تو زیادہ ہے؟ حکیم الاسلام : جی ہاں ! مگر پاکستانی تو کچھ بھی نہیں، نہ اساتذہ میں سے کوئی مولانا عبدالخالق بھی آگئے، جناب بھی یہیں آگئے۔ مولانا شمس الدین کشمیری بھی۔ (غالباً مولانا محمد شریف مدظلہ) یہیں رہ گئے۔ شیخ الحدیث : تعمیر کا سلسلہ بھی جاری ہے۔؟ حکیم الاسلام : جی ہاں ! تعمیر کا سلسلہ برابر جاری ہے، ابھی ایک دار المدرسین بنوایا مگر وہ تنگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوگیا، بہت سے حضرات رہ گئے، کرایہ پر مکانات دستیاب نہیں ہوتے، پھر دوسری جگہ باب الظاہر کے بالکل سامنے مغرب کیطرف زمین خریدی گئی، اس میں دس بارہ مدرسین کیلئے مکان بننے کا اندازہ ہے۔ شیخ الحدیث: دارخام تو بالکل پختہ ہوگیا ہوگا۔؟ حکیم الاسلام: ابھی تک تو پختہ ہُوا نہیں کچھ مرمت کرائی گئی تھی اس میں بھی رہتے ہیں لوگ۔ شیخ الحدیث: بخاری شریف تو حضرت ہی کے پاس ہے۔؟ حکیم الاسلام: جی ہاں نام پر تو میری ہے، مگر سفر اتنے درپیش ہوجاتے ہیں کہ ایک آدھ باب ہی پڑھا سکا ہوں۔ مولانا رشید احمد خان صاحب جو نائب مہتمم ہیں متقی صالح، ذی استعداد علماء میں سے ہیں، اب ان کے سپرد کردی ہے۔ نام تو صدر مدرس کا مولانا فخر الحسن کا ہے مگر وہ اتنے ضعیف ہوچکے ہیں کہ چلنا پھرنا بھی دشوار ہے۔ شیخ الحدیث: اور مولانا معراج الحق صاحب؟ حکیم الاسلام: جی ہاں وہ پڑھا رہے ہیں۔ مگر عوارض بڑھ گئے۔ وہ بھی کمزور ہیں۔ شیخ الحدیث: قسمت کی بات تھی کہ پاکستان بننے کی وجہ سے ہم آپ کے قدموں سے دور ہوگئے۔ خواب وخیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اتنی دوری آجائے گی۔ حکیم الاسلام: جی ہاں۔ شیخ الحدیث: مولانا اعزاز علی صاحبؒ سے ایک دن میں نے پوچھا کہ تقسیم ہو بھی جائے تو کیا ہوگا، فرمایا تمہارا کیا خیال ہے۔ میں نے کہا کہ ایسا ہوگا جیسے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں آیا جایا کرتے ہیں۔ فرمایا نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ پھر ایک دوسرے کے دیکھنے کے لئے ترسیں گے۔ حکیم الاسلام: جی ہاں ایسا ہی ہُوا یعنی اب واقعی لندن، امریکہ جانا آسان ہے مگر لاہور آنا مشکل ہے، اس کے باوجود آجا بھی رہے ہیں لوگ۔ شیخ الحدیث: اب تو کچھ امید افزا تعلقات پیدا ہورہے ہیں۔ حکیم الاسلام: جی ہاں خدا کرے کہ مسالمت کی صورت ہوجائے۔ شیخ الحدیث: اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت عطا فرمائے تاکہ فیض جاری رہے، مجھے کئی امراض لاحق ہیں، بینائی کام نہیں دے رہی ایک آنکھ کا اپریشن ناکام رہا اتنا ہے کہ راستہ کچھ نظر آجاتے مگر یہ صدمہ ہے کہ درس کا سلسلہ منقطع ہُوا۔ حکیم الاسلام: اوہو، اللہ رحم کرے۔ یہ تو واقعی صدمہ ہے کہ درس منقطع ہُوا۔ مگر بہرحال آپ کا تو وجود بھی غنیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ فیض اور برکت جاری رکھے۔ شیخ الحدیث: یہ سب اللہ کا احسان ہے اور آپ حضرات کی دعائیں ہیں، ورنہ ------

حکیم الاسلام: ہم تو دعائیں برابر کرتے ہیں۔ اور تو کسی کام کے ہیں نہیں۔ حضرت مجھ پر تو بہت بوجھ پڑا، آپ کی تشریف آوری سے خوشی بھی بہت ہوئی، مگر اتنی تکلیف فرمائی۔ میرے لئے تو سعادت ہے مگر ------

شیخ الحدیث: ہمارا فریضہ ہے کہ آپ کا شرف نیاز حاصل کریں۔ بزرگوں میں آپ کو اللہ نے ہر حیثیت سے بزرگی عطا فرمائی ہے، ظاہری معنوی بزرگی، وجاہت اساتذہ کی دعائیں شفقتیں۔ حکیم الاسلام: اب وہاں ویزا ایک یا زیادہ سے زیادہ دو جگہ کا دیتے ہیں۔ یہاں آتے اور کوئی بنائے تو الگ بات ہے۔ (اشارہ تھا اکوڑہ خٹک نہ جاسکنے کا، جبکہ عموماً تشریف آوری ہوتی رہتی تھی۔) حکیم الاسلام: اب کون پڑھا رہے ہیں؟ آپ کی جگہ؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شیخ الحدیث : فضلاء دیوبند اور سہارنپور کے معمر قابل اساتذہ ہیں اور نوجوان فضلاء بھی ہیں۔ حکیم الاسلام : الحمدللہ کہ کام تو برابر جاری ہے۔ شیخ الحدیث : حضرت دارالعلوم کی مالی حالت کیسی ہے۔ ؟ حکیم الاسلام : الحمدللہ بہتر ہے مصارف بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس سال کوئی ۲۶ لاکھ کا خرچ ہے، کبھی لوگ پوچھتے ہیں کہ خزانے میں کیا ہوگا۔ کہا دو تین لاکھ تو وہ پوچھتے ہیں کہ یہ خرچ پھر کیسے چلے گا ؟ میں نے کہا کہ ہم یہ بتا نہیں سکتے کہ کیسے چلے گا۔ مگر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ضرور چلے گا۔ کہا یہ کیا ؟ اصول تو کوئی ایسا ہے نہیں۔ میں نے کہا اصول سے بالاتر ہے یہ معاملہ یہ محض فضل خداوندی ہے۔ شیخ الحدیث : حضرت نے ہی ایک دفعہ فرمایا کہ لوگ بجٹ کو آمدنی کے تابع بناتے ہیں مگر ہم ضرورت کو دیکھ کر نہ کہ آمدنی کو بس پھر خدا مدد کر ہی دیتا ہے۔ حکیم الاسلام : میرے والد ماجد کا زمانہ تھا اہتمام کا تو اس دوران حضرت شیخ الہندؒ نے خواب میں حضرت نانوتویؒ کو دیکھا اور یہ فرمایا کہ احمد سے کہہ دینا کہ وہ ہمارے زمانے کی بات تو نہیں آسکتی اب، لیکن پیسے میں کمی نہیں کوئی فکر نہ کرے۔ یہ خواب جب حضرت شیخ الہندؒ نے میرے والد ماجد کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ پھر لائیے پیسے۔ حضرت شیخ الہندؒ نے فرمایا یہ تو ان سے مانگیئے جنہوں نے وعدہ کیا ہے، میں تو واسطہ ہوں۔ بس یہ ان بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ورنہ ایسے حالات میں اتنے بڑے مصارف کا پورا ہو جانا سوائے کرامت کے اور کیا کہا جائے ۔

شیخ الحدیث : غلے کا بندوبست ہو جاتا ہے ؟ حکیم الاسلام : پہلے تو پنجاب تھا اور یہاں سے ہمیں کم قیمت پر مل جاتا تھا۔ کچھ ویسے مدد کرتے تھے، یہ راستہ بند ہو گیا، تو یوپی کے حضرات میرٹھ، مظفر نگر نے غلہ کی ذمہ داری لی اور بلا قیمت دینے کا وعدہ کیا صرف لدان ہمارے ذمہ ڈالا، تو اب وہ اس سے بھی کم میں پورا ہو جاتا ہے۔ سفراء بھی سفر کرتے ہیں مگر ان کے ذریعہ سے آمدنی دو تین لاکھ ہو بھی جائے تو ۲۶ لاکھ کو پورا کرنا محض فضل خداوندی ہے۔ شیخ الحدیث : طلبہ کی تعداد بھی تو اب زیادہ ہو گی۔ (حضرت حکیم الاسلام فضلاء دارالعلوم کے بارہ میں سمجھے تو فرمایا) حکیم الاسلام : دستار ملنے والے جن کی وجہ سے یہ صد سالہ جلسہ ہو رہا ہے کی تعداد گیارہ ہزار بنتی ہے۔ مگر اندازہ ہے کہ پانچ چھ ہزار سے زیادہ نہیں ہو سکیں گے۔ بہت سے جو گذر گئے بہت سوں کے پتے ابھی صحیح بھی نہیں ہوتے جن لوگوں کے صحیح پتے درج ہو سکے ہیں وہ تقریباً ۶ ہزار کے قریب ہیں اور مختلف ملکوں میں ہندوستان میں انڈونیشیا میں ملائشیا میں، برما افریقہ سب جگہوں میں پھیلے ہوتے ہیں۔ ادھر پاکستان میں تو ہزاروں کی تعداد ہے بحمداللہ۔ شیخ الحدیث : ان سب کے لئے وہاں جلسہ گاہ قیام وغیرہ کا بندوبست جلسہ کے موقعہ پر ہو سکے گا۔ ؟ حکیم الاسلام : ایک تو مدعو ہوں گے جن کا دارالعلوم ذمہ دار ہوگا۔ جن کی تعداد آٹھ دس ہزار رکھی گئی ہے۔ جس میں فضلاء بھی ہوں گے اور مہمان بھی اور ایک ہوگا اعلان عام پر آمد ان کیلئے اتنا انتظام تو ضرور کر لیا جائے گا کہ وہ رات گذر بسر کر سکیں اور ظاہر ہے کہ ایک پورا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شہر بسانا ہوگا خیموں کا۔ ویسے ہوٹل وغیرہ بھی کھڑے کئے جائیں گے۔ شیخ الحدیث : باب الظاہر کیطرف ارادہ ہے۔؟ حکیم الاسلام : دارالعلوم میں یا اس کے قرب و جوار میں تو اتنی زمین نہیں لوگوں کا اندازہ ۸۰، ۹۰ ہزار کا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ کوئی قید آدمیوں پر تو لگائی نہیں جا سکتی۔ تو اندازہ ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں آمد ہو، ہر صوبے میں انتظار ہے۔ اور ایک ایک آدمی نے ۳۰/۴۰ اوروں کو بھی تیار کر رکھا ہے، تو اتنی جگہ تو ہے نہیں کھلا ہوا میدان چاہئے۔ تو وہاں کے ہندوؤں نے کہا کہ دیوی کنڈ کے متصل جو میدان ہے وہ بہت مسطح اور بہت دور تک ہے کہا کہ اس میں آپ جلسہ کریں بلکہ یہاں تک، کہا کہ ہم سب کے مکانات موجود ہیں آپ اس میں مہمانوں کو ٹھہرائیں میرے خیال میں مدعوین کو دارالعلوم کے احاطہ میں ٹھہرانے کی سعی ہوگی۔ پنڈال وغیرہ بھی ہوگا جو چھوٹا موٹا تو ہوگا نہیں۔ مولانا سمیع الحق : حضرت سب سے مشکل مسئلہ پاکستان والوں کا ہے۔ ہزاروں لوگ مشتاق ہیں اس کیلئے بڑی سطح پر بات ہونی چاہئے۔ کہ ویزا وغیرہ بر وقت بنایا جاسکے واضح صورت حال سامنے نہیں آرہی، لوگ دریافت کرتے رہتے ہیں۔ حکیم الاسلام : پہلے تو اس سال نومبر کا مہینہ طے تھا مگر اسی مہینہ میں ہوگا حج، تو مکہ مکرمہ سے خطوط آئے کہ اس زمانہ میں یہاں سے کوئی نہیں جا سکے گا۔ اور حجاج بھی نہیں آسکیں گے۔ اور ہزاروں آدمی محروم رہ جائیں گے۔ اس لئے اب مارچ ۱۹۷۹ء کا مہینہ رکھا ہے۔ دسمبر میں سردی شدید ہوتی ہے، مارچ میں موسم بھی معتدل ہوجاتا ہے۔ یہی خیال ہے کہ یہاں ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے۔ کہ پاسپورٹوں کا بندوبست اوپر کی سطح پر مل ملا کر کریں مگر بظاہر اتنے ہزاروں افراد کے پاسپورٹ اور ویزے کا مسئلہ ہے۔ سو دو سو کو تو عرسوں وغیرہ میں دیدیتے ہیں، مگر دس بارہ ہزار آدمیوں کے پاسپورٹ اور ویزے کا مسئلہ مشکل لگ رہا ہے۔ مولانا سمیع الحق : اگر بر وقت اقدامات نہ ہوتے تو یہاں کے لوگ محروم رہ جائیں گے آدھا دیوبند تو ادھر ہے ایک خیال تو یہ ہے کہ ایک جشن صد سالہ یہاں پاکستان میں منایا جاتے۔ حکیم الاسلام : جی ہاں یہی خیال کچھ اوروں نے بھی ظاہر کیا ہے۔ کہ تین جلسے ہوں ایک یہاں اور یہاں کے لوگ اس کی ذمہ داری لیں ایک بنگلہ دیش اور ایک بھارت کے لئے، دارالعلوم میں۔ مولانا سمیع الحق: لیکن حضرت لوگ تو دارالعلوم جاکر وہاں کی برکات، اور وہاں کے در و دیوار کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ حکیم الاسلام: جی اصل تو یہی ہے کہ وہاں کی برکات، اور روحانیات حاصل ہوسکیں۔ مولانا سمیع الحق : حضرت! کئی علمی اور تصنیفی کاموں میں اور ویسے بھی دارالعلوم دیوبند کے فضلاء کی ایک جامع اور مکمل فہرست نہ ہونے سے مشکلات پیدا ہوجاتی ہیں، ایسی فہرست جس میں تمام فضلاء کے نام اور پتے ہوں۔ حکیم الاسلام : یہ تو کرلیں گے۔ وہاں تو یہی کیا ہے۔ کہ جن کے پتے معلوم ہوتے ان کے پاس فارم بھیج دیئے کہ کس زمانہ میں اور کیا خدمات انجام دیں۔ تصانیف حدیث میں تفسیر میں جن کی آئیں وہ تصانیف بھی لاکھوں تک پہنچتی ہیں

© rasailojaraid.com